اسلام کے سیاسی نظام کے مختلف پہلوؤں میں تجاویز دیجیے کہ پاکستانی سیاست کی اصلاح کیوں کر ممکن ہے؟

اسلام کا سیاسی نظام شورائیت پر مبنی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "اے حبیب معاملات میں مسلمانوں سے مشورہ کیجئے"
اسلامی سیاسی نظام میں حاکمیت اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔
انسان زمین پر اللہ کا نائب ہے اسلام کا سیاسی نظام اپنے ڈھانچہ **خلافت** پر مبنی ہے اصولوں کے اعتبار سے چار اہم اصول ہیں جو چاروں خلفا کی خوبیوں کو جمع کیا جائے تو حاصل ہوتے ہیں۔ جن کی طرف علامہ اقبال نے اپنے اس شعر میں اشارہ کیا ہے

سبق پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

جہاں تک مغربی جمہوریت کا تعلق ہے تو یہ اسلام کے نظام خلافت کے اصولوں میں کہیں اسلامی نظام سے مطابقت کی حامل ہے اور کہیں یہ دونوں نظام کا تضاد ہے۔ مغربی جمہوریت میں اقتدار کا سرچشمہ عوام ہے جب کہ اسلامی خلافت میں اقتدار کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ مغربی جمہوری نظام میں پارلیمنٹ کوئی بھی قانون سازی کر سکتی ہے جب کہ اسلام کے سیاسی میں پارلیمنٹ قرآن و سنت کے خلاف کوئی بھی قانون نہیں بنا سکتی۔
پاکستان ایک جمہوری ریاست نہیں بلکہ ایک اسلامی جمہوری ریاست ہے جس میں حکمران اللہ تعالیٰ کے آگے جوابدہ ہے
ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں سیاسی نظام کو مزید ریاست مدینہ کے اصولوں کے مطابق بنایا جائے

اسلام کے سیاسی نظام کے مختلف پہلو

حاکمیت الٰہی:

اسلامی کے سیاسی نظام کے مطابق انسانوں کا حقیقی فرماں روا اور حاکم بھی وہی جو کائنات کا حاکم و فرماں

رواں ہے انسانی معاملات میں بھی حاکمیت کا حق اسی کو پہنچتا ہے اور اس کے سوا کوئی انسانی یا غیر انسانی بطور خود حکم دینے اور فیصلہ کرنے کے مجاز نہیں ہے جیسا کہ قرآن کریم میں واضح ہے

"اے نبی کہو، میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے کہو، کیا اللہ کے سوا میں کوئی اور رب تلاش کروں حالانکہ ہر چیز کا رب تو وہی ہے"

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"کہو، میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب انسانوں کے بادشاہ، انسانوں کے معبود کی"

repetition

• اللہ کی قانونی حاکمیت

اسلامی ریاست میں اطاعت خالصتاً اللہ کی پیروی اور اس کے قانون کے مطابق ہونی چاہیے اس کو چھوڑ کر دوسروں کی یا اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی ممنوع ہے

"اے نبی! ہم نے یہ کتاب حق کے ساتھ تمہاری طرف نازل کی ہے، پس تم دین کو اللہ کے لیے خالص کر کے اس کی بندگی کرو۔ خبردار، دین خالص اللہ ہی کے لیے ہے" (القرآن)

وہ کہتا ہے کہ اللہ نے انسانی معاملات کو منضبط کرنے کے لیے جو حدیں مقرر کر دی ہیں ان سے تجاویز کرنے کا کسی کا حق نہیں ہے۔

"یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں، ان سے تجاویز نہ کرو اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کریں وہی ظالم ہیں" (الطلاق)

فسق ہے۔

"سو کیا وہ جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ یقین رکھنے والوں کے لیے اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور کون ہو سکتا ہے۔" (المائدہ ۵)

relate your headings and arguments to the qs statement/

۳ اسلامی ریاست میں رسول کی حیثیت

خدا کا قانون انسانوں تک پہنچانے کا ذریعہ صرف خدا کا رسول ہے وہی اپنے قول اور عمل سے ان احکام و ہدایات کی تشریح کرتا ہے۔ رسول انسانی زندگی میں خدا کی قانونی حاکمیت کا نمائندہ ہے۔ اور اس بنا پر اس کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔

"اور جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔" (النساء ۶)

۴ بالاتر قانون

خدا اور رسول کا قانون قرآن کی رو سے وہ بالاتر قانون ہے جس کے مقابلے میں اہل ایمان صرف اطاعت ہی کا رویہ اختیار کر سکتے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔

"کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ جب اللہ اور رسول کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں تو پھر اس معاملے میں ان کے لیے کوئی اختیار رہ جائے اور جو کوئی اللہ اور رسول کی نافرمانی کرے وہ کھلی گمراہی ہے" (القرآن)

۵ اسلامی ریاست میں حاکمیت کے بجائے خلافت

انسانی حکومت کی صحیح صورت قرآن کی رو سے صرف یہ ہے کہ ریاست خدا اور رسول کی قانونی بالادستی تسلیم کر کے اس کے حق میں حاکمیت سے دستبردار ہو جائے اور حاکم حقیقی کے تحت "خلافت" نیابت کی حیثیت قبول کرے۔ اس حیثیت میں اس کے اختیارات خواہ تشریعی ہوں یا عدالتی یا انتظامی لازم ان حدود سے محدود ہوں گے

"اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے لہٰذا تم حق کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلے کرو اور خواہش نفس کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہیں اللہ کے رستے سے بھٹکا لے جائے۔"

(القرآن)

ہر وہ قوم جسے زمین کے کسی حصے میں اقتدار حاصل ہوتا ہے دراصل وہاں خدا کی خلیفہ ہوتی ہے۔

اے قوم یاد کرو جب کہ اللہ نے تم کو قوم نوح کے بعد خلیفہ بنایا۔

8 اسلامی ریاست ایک اجتماعی خلافت (جمہوری) ہے

اسلامی خلافت کا حامل کوئی ایک شخص یا خاندان یا طبقہ نہیں ہوتا بلکہ وہ جماعت اپنی مجموعی حیثیت میں ہوتی ہے جس نے مذکورہ بالا آیت لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ اس معاملے میں صریح ہے۔
اس فقرے کی رو سے اہل ایمان کی جماعت کا ہر فرد خلافت میں برابر کا حصہ دار ہے کسی شخص یا طبقہ کو عام مومنین کے اختیارات خلافت سلب کر کے انہیں اپنے اندر مرکوز کر لینے کا حق نہیں ہے نہ کوئی شخص یا طبقہ اپنے حق میں خدا کی خصوصی خلافت کا دعویٰ کر سکتا ہے۔ یہی چیز اسلامی خلافت کو ملوکیت، طبقاتی حکومت اور مذہبی پیشواؤں کی حکومت سے الگ کر کے اسے جمہوریت کے رخ پر موڑتی ہے۔

اسلامی ریاست میں صرف "فی المعروف" قانون کی پابندگی کا حکم:

اس نظام خلافت کو چلانے کے لیے جو ریاست قائم ہوگی، عوام اس کی صرف اطاعت فی المعروف کی پابند ہوگی، معصیت میں کوئی اطاعت ہے اور نہ تعاون:

"ان میں سے کسی گناہ گار اور ناشکرے کی اطاعت نہ کرو۔"

(القرآن)

اسلامی ریاست میں شوریٰ کا تصور

اس ریاست کا پورا کام، اس کی تاسیس و تشکیل سے لے کر رئیس مملکت اور اولی الامر کے انتخاب اور تشریعی و انتظامی معاملات تک، اہل ایمان کے باہمی مشورے سے چلنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں۔

"اور مسلمانوں کا کام آپس کے مشورے سے چلتا ہے"

(القرآن)

اسلامی ریاست میں اولی الامر کی صفات

اس ریاست کا نظام چلانے کے لیے اولی الامر کے انتخاب میں جن امور کو ملحوظ رکھنا چاہیے

(1) وہ ان اصولوں کو مانتا ہوں جن کے مطابق خلافت کا نظام چلانے کی ذمے داری اس کے سپرد ہو۔

"اے لوگوں اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور جو تم میں سے اولی الامر ہوں"۔

2. وہ ظالم، فاسق خدا سے غافل اور حد سے گزر جانے والا نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہے

"اور تو اطاعت نہ کر کسی ایسے شخص کی جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہش نفس کی پیروی اختیار کی"۔

(القرآن)

3. خلافت کو چلانے کے لیے جسمانی اور ذہنی صلاحیت رکھتا ہوں۔

"اللہ نے اسے تمہارے مقابلے میں برگزیدہ کیا ہے اسے علم اور جسم میں کشادگی دی ہے"

(البقرہ)

دستور کے بنیادی اصول

• اسلامی ریاست کا دستور جن بنیادی اصولوں پر قائم ہوگا وہ یہ ہیں۔

"اے ایمان والوں، اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی اور لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیرو اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہیں"۔

یہ آیت چھ دستوری دفعات واضح کرتی ہے۔

- اللہ اور رسول اطاعت کی اطاعت پر مقدم ہونا
- اولی الامر کی اطاعت کا اللہ اور رسول کی اطاعت کے ماتحت ہونا
- اولی الامر اہل ایمان ہونا
- لوگوں کو حکومت اور احکام سے نزاع کا حق ہے
- نزاع کی صورت میں آخری فیصلہ خدا اور رسول کا قانون ہے

ب اسلامی ریاست کا سٹرکچر

اسلامی ریاست

عدلیہ	مقننہ	منتظمہ
عدلیہ ہر دباؤ سے آزاد ہونی چاہیے وہ عوام اور حکام سب کے مقابلے میں بے لاگ فیصلہ دے سکے "اور ان کے درمیان اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ کر اور ان کی خواہشات کی پیروی نہ کر"	مقننہ لازماً ایک شورائی ہیئت ہونی چاہیے لیکن اس کے اختیارات سازی بہرحال ان حدود سے محدود ہوں گے۔ مقننہ اسلامی قانون کی تشریح کر سکتی ہے مگر ان میں ردوبدل نہیں کر سکتی	منتظمہ کے اختیارات لازماً حدود اللہ سے محدود ہو جس سے تجاوز کر کے وہ نہ کوئی پالیسی اختیار کر سکتی ہے اور نہ کوئی حکم دے سکتی ہے۔

اسلامی ریاست کو اپنا کر پاکستانی ریاست کی اصلاح

پاکستانی ریاست ایک جمہوری ریاست ہے لیکن پاکستان اسلام کے نام پر آزاد ہوا اور اس بقا اور اصلاح صرف اسلامی ریاست کی خصوصیات اپنانے میں ہی ممکن ہے پاکستان میں بھی منتظمہ، مقننہ اور عدلیہ کو اپنی کارکردگی کو قرآن وسنت کے مطابق کر لینے میں بھلائی اور بقا شامل ہے۔

4

this is the second part of the answer. discuss it in detail by giving multiple arguments.

خلاصہ

اسلامی ریاست میں قانون صرف اللہ کا ہے جس میں
[illegible] کو انسان

ہونے کے ناطے سے ہر حقوق ملے گا۔ اسے کسی ناظمان اور لی امر کی نابعداری
نہ کرنے کی پوری اجازت ہے۔ اسلام بھی یہ تمام خصو پاکستان بھی
تمام تر خصوصیات اپنا کر اپنی جمہوری ریاست کو اسلامی ریاست بنا
سکتا ہے جس میں ہر فرد امن سے رہ سکتا ہے۔

06